اِحْسَاسِ کمتری

کی چند وُجُوہات و علاج

13-January-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

13 جنوری، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اِحْسَاسِ کمتری کی چند وُجُوہات و علاج

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...احساسِ کمتری کیا ہے؟ اس کی ایک بنیادی وجہ
- ...رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا حکمت بھرا کلام
- ...”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہنے کے فضائل
- ...لفظِ رَبّ کا معنی و مفہوم

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کا نام ہے، لہٰذا جب بھی مَسْجِد میں حاضری ہو، ہر بار یاد کرکے، دِل میں ارادہ رکھ کر عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کرلینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کرلیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جسے کوئی اَہم حاجت دَرپیش ہو، وہ مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرْد اور مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضَافہ کرتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم — ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال ودولت کی کثرت کا طالب نہیں — تم پہ ہر دم کروڑوں دُرود و سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بُستان الواعظین، صفحہ: 241۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ: 604۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عمل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت بندے کو جنَّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھتا ہوں ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ تَوَجُّہ سے سُنوں گا ❁ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آج بیان کا موضوع ہے: اِحْسَاسِ کمتری۔ ❁ اِحْسَاسِ کمتری کیا ہے؟ ❁ اس کے نقصانات کیا ہیں؟ ❁ اِحْسَاسِ کمتری سے بچنا کیسے ممکن ہے؟ ❁ دِینِ اسلام اس بارے میں ہماری کیا راہنمائی کرتا ہے؟ آج ہم اس تعلق سے معلومات حاصِل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اِحْسَاسِ کمتری کیا ہے؟

اِحْسَاسِ کمتری ایک نفسیاتی مرض (یعنی ذہنی بیماری) ہے، انگلش میں اسے **Infiriority Complex** (اِنْ فِی رِیَورِٹی کمپلیکس) کہا جاتا ہے۔ **Complex** (کمپلیکس) کا معنی ہے: دَبے ہوئے خیالات اور **Infiriority** (اِنْ فِی رِیَورِٹی) کا معنی ہے: کمتر، گھٹیا۔ لہٰذا **Infiriority Complex** (اِنْ فِی رِیَورِٹی کمپلیکس) کا معنی بنے گا: اپنے آپ کو گھٹیا، کمتر سمجھنے کے دَبے ہوئے خیالات۔

اِحْسَاسِ کمتری حقیقت میں ایک موازنہ **(Comparison)** ہے۔ جب کوئی بندہ

---

(1)... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

دوسروں کے ساتھ اپنا مُوَازنہ (Comparison) کرتا ہے تو اس کی 2 صُورتیں بنتی ہیں: (1): ایک تو یہ کہ بندہ اپنی کوئی خوبی سامنے رکھ کر اپنا مُوَازنہ (Comparison) کرے مثلاً ❁ میرے پاس پیسہ ہے، سامنے والا غریب ہے ❁ میرے پاس گاڑی ہے، سامنے والے کے پاس گاڑی نہیں ہے ❁ میرے کپڑے اچھے ہیں، سامنے والے کے اچھے نہیں ہیں وغیرہ۔ موازنے کی یہ صُورت اِحْسَاسِ برتری کا سبب بنتی ہے (2): دوسری صُورت یہ ہے کہ بندہ اپنی کوئی کمی، کوئی مَحْرُومی سامنے رکھ کر اپنا تقابل کرے مثلاً فُلاں شخص امیر ہے، میں غریب ہوں، فُلاں مجھ سے زیادہ خُوبصورت ہے وغیرہ۔ موازنے کی یہ صُورت اِحْسَاسِ کمتری کا سبب بنتی ہے۔

اِحْسَاسِ بَرتری ہو یا اِحْسَاسِ کمتری یہ دونوں ہی نقصان دِہ ہیں کیونکہ اِحْساسِ بَرتری انسان کو تکبر کی طرف لے جاتا ہے اور احساسِ کمتری انسان کو مایُوسی اور حَسَد کی طرف لے جاتا ہے۔

اِحْسَاسِ کمتری کی ایک بنیادی وجہ

اِحْسَاسِ کمتری کیوں ہوتا ہے؟ اس کی ایک بڑی اور بنیادی وجہ ہمارا معاشرہ (Society) ہے، ہمارے روَیے، ہمارے انداز ہیں ❁ ہمارے ہاں لوگ دوسروں کا مذاق اُڑاتے ہیں ❁ اُن پر بے جا تنقید کرتے ہیں ❁ جس بے چارے کی آنکھیں نہ ہوں، اُسے اندھا کہہ کر اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں ❁ جس کی ٹانگیں سلامت نہ ہوں، اسے لنگڑا کہہ کر ❁ لمبے قد والے کو لمبو کہہ کر ❁ کالے رنگ والے کو کالو کہہ کر اُس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اس سے سامنے والا احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتا ہے ❁ والدین اپنے بچوں پر بے جا غُصّہ کرتے ہیں، انہیں ہر وقت ڈانٹتے رہتے ہیں، ان کی غلطیاں ہی نکالتے رہتے ہیں، اس سے

بچوں میں خُود اعتمادی کم پڑ جاتی ہے اور وہ احساسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں ❁ دوست احباب جب مِل کر بیٹھتے ہیں تو کسی ایک کی کلاس لگانا شروع کر دیتے ہیں، اس پر جملے کستے اور قہقہے لگا کر لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں، انہیں اس بات کا اِحْسَاس تک نہیں ہوتا کہ ہمارا دوست جو بظاہر پھیکا پھیکا مسکرا رہا ہے، اس کے دِل پر کیا گزر رہی ہے؟ اس طرح عزّتِ نفس پامال ہوتی ہے اور سامنے والا کبھی احساسِ کمتری کا بھی شکار ہو جاتا ہے ❁ بیوہ عورت پر جب طعنوں کے تیر چلائے جاتے ہیں ❁ جس کے پاس اَوْلاد نہیں ہے، اسے جلی کٹی سنائی جاتی ہیں ❁ اپنے بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں لا کر دینے والے جب یتیم کے سَر پر ہاتھ نہیں رکھتے ❁ یتیم کو معاشرے میں بے سہارا چھوڑ دیا جاتا ہے تو یہ روّیے سامنے والے میں اِحْسَاسِ کمتری پیدا ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

15 سال کی عمر میں بال سفید ہو گئے...!

❁ 8 رمضان المبارک، 1440 ہجری کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں عصر کی نماز کے بعد مدنی مذاکرے کا سلسلہ تھا، ایک اسلامی بھائی نے کال کر کے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خِدمت میں سُوال کیا: میری عمر 15 سال ہے، میرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں، میں کہیں جاتا ہوں تو لوگ میرا مذاق اُڑاتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! لوگ کیسے کیسے مذاق اُڑاتے ہیں!! شاید یہ اسلامی بھائی بھی لوگوں کی مذاق مسخری کی وجہ سے اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار تھے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں سمجھاتے ہوئے فرمایا: اللہ پاک کی مرضی ہے، اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہیں، دِل پر نہ لیں، دِل پر لیں گے تو آپ اِحْساسِ مَحْرُومی کا شکار ہو جائیں گے اور

آگے ترقی کرنا مشکل ہو جائے گا۔

کسی کا مذاق مَت اُڑاؤ...!!

قربان جائیے! اسلام کی روشن تعلیمات پر کہ اسلام نے اِحْسَاسِ کمتری پیدا کرنے والی ان چیزوں سے پہلے ہی منع فرما دیا، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ (پارہ:26، سورۂ حُجرات:11)	ترجمہ: اے ایمان والو! مَرْد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ مؤمن طعنہ دینے والا نہیں ہوتا، نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے، نہ فُحش کلامی کرنے والا ہوتا ہے، نہ مذاق مسخری کرنے والا ہوتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! کہ انسان کو کسی انسان نے نہیں بنایا، بلکہ انسان کو تمام جہانوں کے خالق ومالک، اللہ پاک نے بنایا ہے، انسان کی پیدائش کیسی ہے؟ آیئے اس کے متعلق آیتِ مبارکہ سُنتے ہیں، چنانچہ پارہ 30، سُورۂ وَالتِّیْن، آیت نمبر 4 میں ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾ (پارہ 30، سورۂ وَالتِّیْن:4)	ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت فرمایا گیا: اللہ پاک نے انجیر، زیتون، طُورِ سینا اور شہرِ مکہ کی قسم ذکر کرکے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی شکل وصورت میں پیدا کیا، اس کے اعضاء میں مناسبت رکھی، اسے جانوروں کی طرح جھکا ہوا نہیں بلکہ

1 ...ترمذی، کتاب: البر والصلة، باب: ماجاء فی اللَّعْنَة، صفحہ: 481، حدیث: 1977۔

سیدھی قامت والا بنایا، اسے جانوروں کی طرح منہ سے پکڑ کر نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر کھانے والا بنایا اور اسے علم، فہم، عقل، تمیز اور باتیں کرنے کی صلاحیت سے مُزَیّن کیا۔[1]

اللہ پاک کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! اگر انسان اللہ پاک کی دیگر مخلوقات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تخلیق میں غور کرے تو اس پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ اللہ پاک نے اسے حُسنِ صوری اور حُسنِ معنوی کی کیسی کیسی عظیم نعمتیں عطا کی ہیں، اور اس چیز میں جتنا زیادہ غور کیا جائے اتنی ہی زیادہ اللہ پاک کی عظمت اور قدرت کی معرفت حاصل ہوتی جائے گی، اور بندہ اس عظیم نعمت کو بہت اچھی طرح سمجھ جائے گا۔[2]

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک انداز

حضرت عبد اللہ بِن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت بلند رُتبہ صحابی ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی پنڈلیاں دُبلی پتلی تھیں، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مِسواک توڑنے کے لئے درخت پر چڑھے تو اچانک ہوا چلنے سے کپڑا ہٹ گیا اور آپ کی پنڈلیاں نظر آنے لگیں، وہاں موجود لوگوں کی نظر آپ کی مبارک پنڈلیوں پر پڑی تو لوگ ہنسنے لگے، اس پر بے کسوں کے غمخوار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، عبد اللہ بن مسعود کی پنڈلیاں میزانِ عمل پر اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہیں۔[3]

سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی | سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 30، سورۂ والتین، زیر آیت: 4، جلد: 10، صفحہ: 755۔
2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ: 30، سورۂ والتین، زیر آیت: 4، جلد: 10، صفحہ: 755۔
3 ... مسند امام احمد، جلد: 2، صفحہ: 591، حدیث: 4072۔

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے	سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر جو دنیا کے لئے رحمت ہی رحمت ہے	سلام اس پر کہ جس کی ذات فخرِ آدمیت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ...!

ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، اسے کوئی حاجت تھی اور وہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرنا چاہتا تھا مگر جب وہ حُضُور جانِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے حاضِر ہوا تو اُس پر نبوت کا رُعب طاری ہو گیا اور وہ کپکپانے لگا، اُس کی یہ حالت دیکھ کر غم خوار نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پُر سکون ہو جاؤ...! میں (دُنیوی بادشاہوں جیسا ظالِم) بادشاہ نہیں ہوں، میں قریش کی اُس عورت کا بیٹا ہوں جو مکہ مکرمہ میں رہتی تھی اور سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔[1]

اللّٰہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! اندازہ کیجئے! زبانِ نبوت سے یہ میٹھا اور پیارا پیارا کلام سُن کر اُس شخص کا دِل کیسا مطمئن ہو گیا ہو گا، اُس کے دِل میں عشقِ رسول کے کتنے چراغ جل اُٹھے ہوں گے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھائی جان مولانا حَسَن رضا خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب لکھا:

اُن کے جلووں میں ہیں یہ دلچسپیاں	جو وہاں پہنچا وہیں کا ہو گیا[2]

وضاحت: حُضُور جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک جلووں میں، آپ کی مبارک اداؤں میں، آپ کی دِل مَوہ لینے والی گفتگو میں ایسی دلچسپی ہے کہ جو ایک بار حاضِر ہو

---

1 ...المواہب اللدنیہ، جلد:2، صفحہ:101۔

2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:35۔

جاتا ہے، بَس آپ ہی کا ہو جاتا ہے۔

دل میں گھر کرتا ہے اعدا کے ترا شیریں سُخَن | ہے میرے شیریں سخن شُہرہ تری گفتار کا[1]

وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا میٹھا میٹھا، پیارا پیارا مبارک کلام دُشمنوں کے بھی دِل میں اُترتا اور نُور پھیلا دیتا ہے، اے پیاری پیاری میٹھی میٹھی باتیں فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی گفتار مبارک کا دُنیا بھر میں چرچا ہے۔

حدیثِ پاک کا باقی حِصّہ: **اے عاشقانِ رسول!** وہ شخص جس پر جلالِ نبوت کا رُعب طاری تھا، جب اُس نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سکون بخش کلام سُنا تو اُس پر جو کپکپی طاری تھی، وہ ختم ہو گئی، اب اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنی حاجت عرض کی۔ اس کے بعد سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہیں عاجزی اپنانے کا حکم دُوں۔ پَس عاجزی اِختیار کرو! تم میں سے کوئی دوسرے کے ساتھ زیادتی نہ کرے، کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔ اے اللہ پاک کے بندو! بھائی بھائی ہو جاؤ۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ہم پر لازم ہے کہ ہم اسلام کی ان روشن تعلیمات پر عمل کریں، اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار بندے بنیں اور جتنا ہو سکے دوسروں کو اِحْسَاسِ کمتری سے بچانے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...سامانِ بخشش، صفحہ: 56۔

2...المواہب اللدنیہ، جلد: 2، صفحہ: 101۔

اِحْسَاسِ کمتری کی دو قسمیں

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مرتبہ شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مدنی مذاکرے میں اِحْسَاسِ کمتری کے متعلق مدنی پھول دیتے ہوئے فرمایا: **اِحْسَاسِ کمتری شرعی اصطلاح نہیں** ہے، بعض صُورتوں میں احساسِ کمتری آدمی کو توڑ پھوڑ کے رکھ دیتی ہے اور بعض صُورتوں میں اِحْسَاسِ کمتری بہت ضروری ہوتی ہے، مثلاً عَمَل کے اعتبار سے اِحْسَاسِ کمتری ضروری ہے، (یعنی آدمی یہ سمجھے کہ) میرے پاس نیکیاں ہیں ہی نہیں، بندہ نیکیوں کی حِرْص بڑھاتا ہی رہے، بڑھاتا ہی رہے، نیکیوں کے معاملے میں کوئی ایسی منزل نہیں ہے کہ بندہ مطمئن ہو جائے کہ اب میں نے بہت نیکیاں کر لی ہیں، اب مجھے مزید نیکیوں کی حاجت نہیں ہے، لہٰذا اَعْمَال کے اعتبار سے ضروری ہے کہ بندہ اپنے آپ کو کمتر تَصَوُّر کرے اور کبھی بھی اپنے آپ کو نیک نہ سمجھے، ایک لمحے کے کروڑویں حصے کے لئے بھی اپنے ذہن میں یہ بات نہ لائے کہ میں بہت نیک ہوں اور مقبولِ خدا ہوں کیونکہ کسی کو پتہ ہی نہیں ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر اس کے بارے میں کیا ہے؟ بندہ اللہ پاک سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اپنے آپ کو گناہگار تصور کرتا رہے۔

اب رہی دُنیوی معاملے میں احساسِ کمتری: جیسے کوئی مالدار کو دیکھ کر کُڑھتا رہے اور احساسِ کمتری کا شِکار ہوتا رہے کہ ❁ اس کے پاس بنگلہ ہے اور میرے پاس فلیٹ **(Flat)** ہے ❁ اس کے پاس مالکانہ حقوق کا فلیٹ ہے اور میں کرائے پر رہتا ہوں ❁ اس کے پاس کار ہے اور میرے پاس موٹر سائیکل ہے ❁ اس کے پاس موٹر سائیکل ہے اور میرے پاس

سائیکل ہے ❁ اس کے پاس سائیکل ہے اور میں پیدل سَفَر کرتا ہوں ❁ یہ صحت مند ہے، میں کمزور ہوں ❁ یہ تندرست ہے اور میں بیمار ہوں، اس طرح اپنے سے اُوپر والوں کو دیکھ کر اگر کوئی اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہوتا رہے تو اس میں فائدہ نہیں ہے، نقصان ہی ہے بلکہ اس طرح کڑھنا حَسَد میں مبتلا کر سکتا ہے۔

یُوں اِحْسَاسِ کمتری کی قسمیں بنیں گی؛ **(1):** دِینی معاملے میں عَمَل (یعنی نیکیوں) کے اعتبار سے اِحْسَاسِ کمتری: یہ لازِم ہے، یہ ہونی چاہئے اور **(2):** دنیوی اعتبار سے اِحْسَاسِ کمتری: یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُنیا سے بے رغبتی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مزید فرمایا: حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ایک پیالہ تھا، آپ نے وہ پیالہ بھی ڈال دِیا (یعنی اپنے پاس نہ رکھا) کہ یہ بھی دُنیا کا مال ہے، مجھے یہ نہیں چاہئے، میں ہاتھ سے پانی پی لُوں گا۔[1]

یعنی دُوسروں کا مال دیکھ کر خُود صاحبِ مال بننے کے خواب دیکھنے کے بجائے جو تھوڑا سا مال (یعنی پیالہ) تھا، وہ بھی آپ نے اپنے پاس نہیں رکھا۔ اسی طرح اور بھی بہت سارے بزرگوں کے واقعات ہیں کہ وہ اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھتے تھے، جو آتا تھا تقسیم فرما دیتے تھے۔ خُود میرے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے لئے دوسرے وقت کے لئے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ اسی طرح بہت سارے اَوْلیائے کرام کے واقعات ہیں کہ ایک وقت کا کھا لیا، اب جو بچا وہ صدقہ خیرات کر دیا، دوسرے وقت کا کھانا ملنے کا کوئی ظاہِری سبب نہیں ہوتا تھا، یہ اللہ پاک کے نیک بندے تَوَکُّل کرتے تھے، اللہ پاک پر بھروسہ کرتے تھے،

---

1 ... قُوتُ القلوب مترجم، جلد: 1، صفحہ: 22۔

اگر آدمی نے نقل کرنی ہے تو ایسے لوگوں کی کرے۔ کاش! ان نیک لوگوں کے قدموں کی دُھول ہمیں مل جائے، ہمارا بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کوئی مقام ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ | گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

اِحْسَاسِ کمتری سے بچنے کے 3 طریقے

اے عاشقانِ رسول! عِلْمِ نفسیات کے ماہرین کے مُطابق اِحْسَاسِ کمتری خُود کوئی چیز نہیں ہے، یہ محض ایک اِحْسَاس ہے۔ جو شخص اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہوتا ہے، وہ اَصْل میں 3 یا ان 3 میں سے کسی ایک نفسیاتی مَرض کا شِکار ہوتا ہے، اس لئے وہ اِحْسَاسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ 3 نفسیاتی اَمراض یہ ہیں: (1): ناشُکری (2): **Aimlessness** (یعنی زندگی کا کوئی واضح مقصد نہ ہونا) (3): خُوش فہمی۔

1- شکر گزار بن جایئے...!

جو لوگ اِحْسَاسِ مَحْرُومی کا شِکار ہوتے ہیں، وہ کسی نہ کسی حد تک اپنے آپ سے بدگمان ہوتے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ مجھے تو کچھ مِلا ہی نہیں ہے، میری قسمت میں تو بَس مَحْرُومیاں ہی مَحْرُومیاں ہیں، حالانکہ ایسا ہوتا نہیں ہے، اللہ پاک نے ہر ایک کو نعمتوں سے نوازا ہے، دُنیا میں کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ہے جسے بے شُمار نعمتیں نہ ملی ہوں، بالفرض اگر کوئی اندھا ہو، لنگڑا ہو، گونگا ہو، غریب ہو، فقیر ہو، ان مَحْرُومیوں کے باوُجُود بھی اُس کے پاس کروڑوں مالیّت کی نعمتیں ہر وقت موجود ہوتی ہیں، اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ (پارہ:14، سورۂ نحل:18)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کر سکو گے۔

اس آیتِ کریمہ پر ذرا ٹھنڈے دِل سے غور فرمایئے! یہ واقعی حقیقت ہے، اللہ پاک نے ہم سب کو اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہوئی ہیں کہ ہم چاہتے ہوئے بھی ان کی گنتی کر ہی نہیں سکتے، ہاتھ اللہ پاک کی نعمت، کان اللہ پاک کی نعمت، پاؤں اللہ پاک کی نعمت، سَر اللہ پاک کی نعمت، دِماغ اللہ پاک کی نعمت، جسم کے اندر کا نظام: دِل، جگر، پھیپھڑے، مِعْدہ، آنتیں، یہ سب اللہ پاک کی نعمتیں ہی تو ہیں، ان سب نعمتوں کی گنتی کرنا تو بہت دُور کی بات ہے، ہمیں بعض اَوْقات ان نعمتوں کے نام بھی معلوم نہیں ہوتے، جی ہاں! ہمارے جسم کے اندرونی نِظام میں کتنے اَعْضا ایسے ہیں، جنہیں ہم استعمال تو کر رہے ہیں مگر ہمیں ان کے نام تک معلوم نہیں ہیں، یہ سب اللہ پاک کی نعمتیں ہی تو ہیں۔

ایک امیر شخص کی سب سے بڑی خواہش

ایک بہت امیر شخص تھا، اُس کی آنکھوں کے پَپوٹے یعنی آنکھ کو ڈھکنے والی کھال کام کرنا چھوڑ گئی، یہ خُود کار (**Automatic**) نظام جو اللہ پاک نے ہمیں عطا فرمایا ہے، ذرا کوئی تنکا اُڑ کر آنکھ کی طرف بڑھتا ہے آنکھ خود بخود بند ہو جاتی ہے۔

اُس امیر شخص کو یہ مسئلہ ہوا کہ اُس کے پپوٹوں کے پٹھے کام کرنا چھوڑ گئے اور اُس کے پپوٹوں کا یہ خُود کار نِظام خراب ہو گیا یعنی وہ اپنی مرضی سے آنکھیں بند نہیں کر پاتا تھا، دُنیا کا امیر ترین آدمی تھا، لاکھوں کروڑوں روپے عِلاج پر خرچ کئے مگر شِفا نہ ملی۔ ایک مرتبہ کسی نے اُس امیر شخص سے پوچھا: جناب! آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ اُس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا: **کاش! میں اپنی آنکھیں اپنی مرضی سے کھول سکوں۔**

غور فرمایئے! یہ اللہ پاک کی کتنی بڑی نعمت ہے جو ہمیں مفت میں ملی ہوئی ہے۔

ہمارے ہاں اَلمیہ یہ ہے کہ ہم **لوگ اپنی مَحْرُومیوں کو توجُّہ میں رکھتے ہیں مگر اللہ پاک کی**

دِی ہوئی نعمتوں کو توَجُّہ میں نہیں رکھتے۔

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کا حکمت بھرا کلام

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا مشہور وَلِیّہ ہیں، بڑی نیک، عِبَادت گزار تھیں، حضرت محمد بن عَمْرو رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کے گھر مبارک کا کُل سازوسامان 6 چیزیں تھیں: **(1):** ایک چٹائی **(2):** ایک مٹکا **(3):** ایک پیالہ اور **(4):** ایک موٹا اُونی کپڑا تھا، اسی پر آپ نماز پڑھا کرتیں اور اسی پر آرام فرماتی تھیں **(5-6):** تقریباً 2 گز لمبی بانس کی ایک کھونٹی تھی، جس پر کفن لٹکا رہتا تھا۔

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا کی غُربت اور تنگ حالی کو دیکھا تو عرض کیا: اے اُمِّ عَمْرو! میں آپ کی قابلِ رحم حالت دیکھ رہا ہوں، اگر آپ اپنے فلاں پڑوسی کے پاس جائیں تو وہ آپ کو ایسے حال پر نہ رہنے دے گا (یعنی وہ آپ کی مالی خدمت کو اپنے لئے باعثِ شرف سمجھے گا)۔ اس پر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہا نے فرمایا: سفیان! تم نے میرے حال میں کیا کمی دیکھی! کیا میں مسلمان نہیں ہوں...؟ **اسلام وہ عزت ہے جس کے ساتھ ذِلّت نہیں، اسلام وہ مالداری ہے جس کے ساتھ محتاجی نہیں، اسلام وہ محبت ہے، جس کے ساتھ وحشت نہیں۔** اللہ کی قسم! میں دُنیا کے حقیقی مالک (یعنی اللہ پاک) سے بھی دُنیا مانگتے حیا کرتی ہوں تو جو دُنیا کا مالِک ہی نہیں (مثلاً مالدار لوگ، اِن) سے دُنیا کیسے مانگوں؟۔[1]

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا | آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟

---

1 ...وفیات الاعیان، جلد:1، صفحہ:328۔

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وبال | کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال[1]

اے عاشقانِ رسول! حضرت رابعہ بصریہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کے اس مبارک انداز پر غور فرمایئے! ایک تو یہ ہے کہ آپ نے قناعت اِختیار فرمائی، لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پسند نہ فرمایا، دوسرا اِس بات پر غور فرمایئے کہ حضرت رابعہ بصریہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کے سامنے جب آپ کی غُربت کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فوراً فرمایا: اے سفیان! تم نے میرے حال میں کیا کمی دیکھی؟ کیا میں مسلمان نہیں ہوں...؟ اسلام وہ عزت ہے جس کے ساتھ ذِلّت نہیں، **اسلام وہ مالداری ہے جس کے ساتھ محتاجی نہیں۔**

اللہ پاک ہمیں بھی حضرت رابعہ بصریہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کے صدقے ہر وقت نعمتوں کا شُکر ادا کرتے رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

نعمتوں کو تَوَجُّہ میں رکھئے...!

آج دُنیا میں غریب تو بہت ہیں، نادار، کنگال تو بہت ہیں مگر ایسا غریب شاید ڈھونڈنے سے بھی نہ مل سکے جو یہ کہتا ہو کہ **میرے پاس ایمان کی دولت ہے، میں بہت بڑا امیر ہوں** حالانکہ ایمان سب سے بڑی دولت ہے، اگر مال و دولت کی اہمیت ایمان سے زیادہ ہوتی تو قارُون تباہ و برباد نہ ہوتا، اگر طاقت، قُوّت اور بادشاہت کی اہمیت ایمان سے زیادہ ہوتی تو فرعون غرق نہ ہوتا، ایمان سب سے بڑی دولت ہے، ہمیں یہ نایاب دولت حاصِل ہے، اس کے باوُجُود اپنی ظاہری غُربت کو دیکھ کر اِحسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں۔

کاش! ہم بھی اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو تَوَجُّہ میں رکھنے والے بَن جائیں۔ یقین کیجئے! جتنا ہم اپنی محرومیوں کو سوچتے ہیں، اتنا ہی اگر اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو سوچنا

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:709-710۔

شروع کر دیں تو مَحْرُومیوں کا اِحْسَاس ہی ختم ہو جائے۔ اس لئے اگر اطمینان والی، سکون والی، خوشیوں بھری زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو تَوَجُّہ میں رکھنے کی عادت بنائیں۔ **مجھے کیا نہیں مِلا** یہ سوچنے کی بجائے یہ سوچیں کہ **مجھے کیا کیا ملا ہے** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! غم دُور ہو جائیں گے۔

شکر کرنے کا فائدہ

پارہ 13 سورۂ ابراہیم کی آیت:7 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۝ (پارہ13، سورۂ ابراہیم:7)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنادیا کہ اگر احسان مانوگے تو میں تمہیں اور دوں گا اور اگر ناشکری کروتو میرا عذاب سخت ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں اس آیت کے تحت فرمایا گیا: معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے، شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا عادی بنائے۔ یہاں ایک باریک نکتہ یہ ہے کہ بندہ جب اللہ پاک کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم اور احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے، اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں، اور بندے کے دل میں اللہ پاک کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے یہ مقام بہت بَرتَر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی محبت یہاں تک غالب ہو جائے کہ دل کا نعمتوں کی طرف میلان باقی نہ رہے، یہ مقام صِدّیقوں کا ہے۔(1)

---

(1)... تفسیر صراط الجنان، پارہ:13، سورۂ ابراہیم، زیر آیت:7، جلد:5، صفحہ:153۔

شکر کی فضیلت اور ناشکری کی مذمت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے ، سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے شکر کرنے کی توفیق ملی وہ نعمت کی زیادتی سے محروم نہ ہو گا، کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (پارہ13، سورۂ ابراھیم:7)	ترجَمۂ: اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

جسے توبہ کرنے کی توفیق عطا ہوئی وہ توبہ کی قبولیت سے محروم نہ ہو گا کیونکہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (پارہ25، سورۂ شوریٰ:7)	ترجَمۂ: اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”اَلْحَمْدُ لله“ کہنے کی عادت بنایئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! اِحْسَاسِ کمتری سے بچنے کا بہت آسان حل ہے کہ ہم اَلْحَمْدُ لله کہنے کی عادت بَنالیں۔ اَلْحَمْدُ لله کہنا اللہ پاک کا شُکر ہے اور اسے سب سے اَفْضَل شکر قرار دیا گیا ہے۔ کوئی بھی بھلائی ملے، اُس کی دُعا ہے: اَلْحَمْدُ لله۔ اگر ہم صبح سے شام تک صِرْف یہ غور کریں کہ میری زِندگی میں اَلْحَمْدُ لله کہنے کے کتنے مواقع ہیں شاید ہم انہیں بھی شُمار نہ کر سکیں ❁ صبح آنکھ کھلی، یہ بھی نعمت ہے، اَلْحَمْدُ لله کہئے ❁ بستر سے اُٹھنے کے لائق

(1)...در منثور، پارہ:13، سورۂ ابراھیم، زیر آیت:7، جلد:5، صفحہ:9۔

ہوئے، اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ پاؤں سلامت ہیں، جوتے پہننے کے قابل ہیں، اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ کھڑے ہونے کے قابل ہیں، اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ گھٹنے حرکت کر رہے ہیں یعنی چلنے کے قابل ہیں، اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ کام کے لئے نکلے، اللہ پاک نے توفیق بخشی ہے تو نکلے ہیں، لہٰذا اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ شام کو گھر پہنچ گئے، اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ بچوں کو دیکھا، اَلْحَمْدُ لله کہیے ❁ پانی پیا تو اَلْحَمْدُ لله ❁ کھانا کھایا تو اَلْحَمْدُ لله ❁ چائے پی تو اَلْحَمْدُ لله۔

یُوں اَلْحَمْدُ لله کہنے کی عادت اپنا لیں۔ اگر ہم صِرف اَلْحَمْدُ لله کہنے کے مواقع سوچتے جائیں اور ان مواقع پر اَلْحَمْدُ لله کہنے کی عادت بھی اپنا لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اپنی مَحْرُومی کو سوچنے کا وقت ہی نہیں مل سکے گا۔

"الحمد للہ" کہنے کا ایک زبردست فائدہ

اللہ پاک کے فضل سے اَلْحَمْدُ لله وہ پیارا جملہ ہے، جو زبان پر بعد میں آتا ہے، ہونٹوں پر مسکراہٹ پہلے پھیل جاتی ہے۔ جی ہاں! اَلْحَمْدُ لله کہنے کا تقاضا ہے کہ بندہ مسکرا کر کہے۔ آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا کہ کسی نے روتے ہوئے اَلْحَمْدُ لله کہا ہو، شاید کبھی ایسا نہیں ہوا ہو گا کہ بندے کے منہ پر تو ہوائیاں اُڑی ہوئی ہیں (یعنی چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے) اور وہ زبان سے اَلْحَمْدُ لله کہہ رہا ہے۔ عُموماً لوگ جب بھی اَلْحَمْدُ لله کہتے ہیں تو مسکرا کر ہی کہتے ہیں، اگر ہم اَلْحَمْدُ لله کہنے کی عادت بنا لیں! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکیاں بھی ملیں گی، چہرے پر مسکراہٹ بھی پھیلی رہے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو اِحساسِ کمتری سے بھی نجات مل جائے گی۔

"الحمد للہ" کہنے کے فضائل

❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

الرِّضْوَان سے فرمایا: ڈھالیں (یعنی دُشمن کے وار سے بچنے کے لئے استعمال ہونے والے ہتھیار) اُٹھا لو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یا رسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا دُشمن نے حملہ کر دیا ہے؟ فرمایا: نہیں (دُشمن نے حملہ نہیں کیا) بلکہ جہنم کے مقابلے میں اپنی ڈھالیں اُٹھالو اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن آگے اور پیچھے سے تمہاری حفاظت کریں گے[1] ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم میں کوئی روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کی طاقت رکھتا ہے؟ عرض کیا: یارسولَ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! روزانہ اُحد پہاڑ کے برابر عمل کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: تم سب اس کی طاقت رکھتے ہو۔ عرض کیا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا اُحد پہاڑ سے زیادہ عظمت والا ہے[2] حضرت ابو مالک اشعری رَضِیَ اللهُ عَنْہُ سے روایت ہے رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔[3] یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے سے اتنا ثواب ملتا ہے کہ روزِ قیامت جب یہ ثواب میزانِ عمل پر رکھا جائے گا تو میزان بھر جائے گا۔[4]

الله پاک ہمیں کثرت سے شُکر کرنے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہوئے زبان کو ذِکرِ الٰہی سے تَر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ذِکرو درود ہر گھڑی وردِ زباں رہے | میری فضول گوئی کی عادت نکال دو

---

1 ... مستدرک علی الصحیحین، کتاب: الدعاوالتکبیر، جلد: 2، صفحہ: 235، حدیث: 2029۔
2 ... معجم کبیر، جلد: 7، صفحہ: 279-280، حدیث: 14812۔
3 ... مسلم، کتاب: الطہارۃ، باب، فضل الوضوء، صفحہ: 106، حدیث: 223 ملتقطاً۔
4 ... فیض القدیر، جلد: 4، صفحہ: 384۔

2-اپنی صلاحیّتوں کو پہچانیئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! اِحسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جانے کی ایک بڑی اور اہم وجہ **اپنی پہچان نہ ہونا** بھی ہے۔ عُموماً اِحساسِ کمتری کا شِکار وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنی صلاحیّتوں کو پہنچانتے نہیں ہیں، ان کے پاس زِندگی کا کوئی واضح مقصد نہیں ہوتا۔

جب آدمی اپنی صلاحیّتوں کو سمجھ لیتا ہے، پھر اُن صلاحیّتوں کے مُطابق اپنی زِندگی کا ایک واضح مقصد مقرر کرتا ہے، تب وہ اپنے رستے پر چلتا ہے، پھر وہ دوسروں کی طرف نہیں دیکھتا، بلکہ اپنی صلاحیّتوں کے نکھار پر تَوَجُّہ دیتا ہے۔ اس کو ایک مِثَال سے سمجھئے: ایک شخص جس کا گھر مثال کے طَور پر کراچی میں ہے اور وہ کام لاہور میں کرتا ہے، جب اسے کام سے چھٹی ہوتی ہے تو وہ کراچی کی گاڑی پر بیٹھتا ہے اور اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس کا گھر تو کراچی میں ہو مگر وہ اسلام آباد کی طرف جانے والوں کو دیکھ کر اِحسَاسِ کمتری کا شِکار ہو گیا ہو کہ فُلاں کی کیا بات ہے! وہ اسلام آباد جارہا ہے اور میں بے چارہ کراچی کی گاڑی میں بیٹھا ہوں؟ ایسا نہیں ہوتا، ایسی باتوں میں لوگ اِحسَاسِ کمتری کا شِکار نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس لئے کہ اُسے معلوم ہے: میرا گھر کراچی میں ہے، میں نے کراچی ہی جانا ہے، لہٰذا وہ کسی بھی دوسرے شہر کی گاڑی میں بیٹھے مُسَافِر کو دیکھ کر اِحسَاسِ کمتری کا شِکار نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب ہم اپنی صلاحیّتوں کو پہچان لیں گے، اپنی زندگی کا ایک مقصد مقرر کر لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہم اپنے رستے کی طرف ہی رواں دواں ہوں گے، کسی دوسرے رستے پر چلنے والے کو دیکھ کر اِحسَاسِ کمتری کا شِکار نہیں ہوں گے۔

لفظِ رَبّ کا معنیٰ و مفہوم

یاد رکھئے! اس دُنیا میں ہر انسان کی اپنی علیحدہ اہمیت ہے، اللہ پاک نے ہر ایک کو جُدا جُدا اصلاحیات عطا فرمائی ہیں، اس لئے ہر شخص اپنی صلاحیتوں کے مطابق ہی کامیابی اور ترقی حاصِل کرتا ہے۔ دیکھئے! اللہ پاک ہمارا ربّ بلکہ رَبُّ العَالمین ہے، کیا آپ کو مَعْلُوم ہے: رَبّ کا معنیٰ و مفہوم کیا ہے؟ یہ بڑا حکمت بھرا نکتہ ہے، اگر ہم لفظِ رَبّ کا معنیٰ سمجھ لیں تو اِحْسَاسِ کمتری والا مسئلہ ہی ختم ہو جائے۔ عَلّامہ محمود آلوسی رَحمۃُاللهِعَلَیْه فرماتے ہیں: لفظ رَبّ کا معنیٰ ہے: تَرْبِیّت کرنے والا اور تربیت کا معنیٰ ہے: تَبْلِیْغُ الشَّیءِاِلٰی کَمَالِهٖ بِحَسْبِ اِسْتِعْدَادِهِ الْاَزَلِیِّ شَیْئًافَشَیْئًا یعنی کسی چیز کو اُس کی فطری صلاحیتوں کے مطابق درجہ بدرجہ مرتبۂ کمال تک پہنچانا۔[1] اب لفظِ رَبّ کا معنیٰ یہ بنے گا: ہر شَے کو اُس کی فطری صلاحیتوں کے مطابق درجۂ کمال تک پہنچانے والا۔

معلوم ہوا اللہ پاک نے ہر شَے کو فطری طَور پر جُدا جُدا اصلاحیات عطا فرمائی ہیں اور ہر شَے کو اُس کی صلاحیّتوں کے مطابق ہی کمال تک پہنچاتا ہے۔ مثلاً آم کے درخت پر ہمیشہ آم ہی لگتے ہیں، آم کے درخت پر اَمْرُود نہیں لگتے، سیب کے درخت پر سیب ہی لگتے ہیں، اس پر آم نہیں لگتے، لہٰذا آم کی گُٹھلی سے آم کا درخت نکالنا، پھر اُس پر آم کا پھل لگا دینا، یہ رَبُوبِیّت ہے۔ ہاں! اگر آم کے درخت پر آم کی جگہ سیب لگ جاتے ہیں تو یہ اللہ پاک کی قُدْرت ہے۔ بہر حال! اس دُنیا میں ہر ایک اپنی فطری صلاحیّتوں کے مُطَابق ہی پروان چڑھتا اور کمال تک پہنچتا ہے۔

1 ... تفسیر روح المعانی، پارہ: 1، سورۂ فاتحہ، زیر آیت: 1، جزء: 1، جلد: 1، صفحہ: 104۔

سب کو قابلیت کے مطابق اسباب ملتے ہیں

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ** یعنی ہر ایک کو وہ چیز مُیَسَّر ہے، جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔[1]
یعنی جس کو جو طبیعت عطا کی گئی، جس کو فطری طَور پر جو قابلیت دِی گئی ہے، اُسے اس کی قابلیت کے مطابق اَسباب بھی مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔[2]

معلوم ہوا؛ اس دُنیا میں ہر ایک کی قابلیت اور فطری صلاحیات جُدا ہیں، لہٰذا ہر ایک کو اَسبَاب بھی جُدا جُدا ملتے ہیں۔ اب ہم دُوسروں کو دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہوتے رہیں کہ فُلاں کو یہ نعمت ملی، مجھے نہیں ملی۔ تو بھائی غور فرمایئے! اُس کی فطرت ہی اَور ہے، لہٰذا اُس کو نعمتیں بھی جُدا ملیں، آپ کی فطرت کچھ اور ہے، آپ کو آپ کے مطابق نعمتیں ملی ہیں، دُوسرے لفظوں میں یُوں کہہ لیجئے! جس کا گھر کراچی میں ہے وہ کراچی کی گاڑی میں بیٹھا ہے، جس کا گھر لاہور میں ہے وہ لاہور کی گاڑی میں بیٹھا ہے۔ اس میں اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہونے کی کیا بات ہوئی...؟

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، پھر اپنی زندگی کا واضح مقصد طے کریں اور اُسی کے مُطَابق محنت کرنا شروع کر دیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔

---

1 ...ابوداؤد، کتاب: السنۃ، باب: فی القدر، صفحہ: 741، حدیث 4709۔
2 ...فیض القدیر، جلد: 5، صفحہ: 45، حدیث: 6358۔

اپنی صلاحیّتوں کو پہچاننے والے چند عظیم لوگ

کروڑوں حنفیوں کے امام، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ بہت بڑے امام ہیں، آپ پہلے تجارت کیا کرتے تھے، ایک روز امام شعبی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے آپ کی مُلاقات ہوئی، امام شعبی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے جب امام ابو حنیفہ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی ذہانت دیکھی تو آپ کو عِلْمِ دین سیکھنے اور عُلما کی صحبت میں بیٹھنے کا مشورہ دیا۔ بَس یہی موقع تھا کہ امام ابو حنیفہ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے خرید و فروخت کو چھوڑا اور عِلْمِ دین سیکھنے میں مَصْرُوف ہو گئے، کچھ ہی عرصے میں آپ اس مقام پر پہنچے کہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی، سب سے بڑے امام اور مُجْتَہِد بَن گئے۔[1]

امام بُخاری رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ عِلْمِ حدیث کے بہت بڑے امام ہیں، آپ کی لکھی ہوئی حدیثِ پاک کی مشہور کتاب **بُخاری شریف** بہت بلند رُتبہ کتاب ہے، امام بُخاری رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک 10 سال کی تھی جب آپ کو اپنی صلاحیّتوں کی پہچان ہوئی، چنانچہ آپ نے محنت کرنا شروع کی، ابھی آپ کا بچپن مبارک ہی تھا کہ آپ نے 70 ہزار اَحادیث زبانی یاد کر لی تھیں۔[2]

حُضُور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ بُلند رُتبہ ہستی ہیں، آپ انٹر میڈیٹ (F.A) کے طالبِ عِلْم تھے، ایک روز لاہور کی جامع مسجد وزیر خان میں ایک جلسہ ہوا، اس جلسے میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے شہزادے **حُجَّۃُ الْاِسلام** مولانا حامِد رضا خان صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ تشریف لائے تھے، مُحَدِّثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ جو اس وقت چھوٹی عُمر میں تھے، آپ بھی اس جلسے میں شریک ہوئے، اس موقع پر آپ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا حامِد رضا خان رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی زیارت

---

1 ...الخیرات الحسان، صفحہ: 37۔
2 ...ہدایۃُ السَّارِی، جلد: 1، صفحہ: 49۔

کرنے اور ہاتھ مبارک چومنے کی سَعادت نصیب ہوئی، بَس ولیٔ کامِل کی زیارت کی برکت تھی کہ مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کے دِل کی دُنیا بدل گئی، آپ جلسے کے بعد **حُجَّةُالْاِسلام** مولانا حامِد رضا خان رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: اب مجھے دُنیوی عِلْم میں دلچسپی نہیں رہی، میں عِلْمِ دین پڑھنا چاہتا ہوں۔ **حُجَّةُالْاِسلام** رَحمۃُاللہِعَلَیْہ آپ کو اپنے ساتھ بریلی شریف لے گئے، وہیں آپ عِلْمِ دین سیکھتے رہے، پھر وہ وقت بھی آیا کہ مولانا سردار احمد صاحب رَحمۃُاللہِعَلَیْہ **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** کے لقب سے مشہور ہوئے اور عِلْم و عَمَل میں بلند رُتبہ حاصِل کیا۔ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان رَحمۃُاللہِعَلَیْہ کا مزار مبارک پنجاب کے شہر فیصل آباد میں ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! مَعْلُوم ہوا: جس کی جیسی فطرت ہے، اسے ویسے ہی اَسباب مُیَسَّر آجاتے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دوسروں کے ساتھ اپنا موازنہ **(Comparison)** نہ کریں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، اس دُنیا میں اپنی جُدا اَہمیت کو سمجھیں اور اُسی کے مُطابق آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم خُود کو پہچان لیں، اپنی صلاحیتوں کو سمجھ لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! احساسِ کمتری سے بچ جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

3- محنتی بن جائیے...!

اے عاشقانِ رسول! اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جانے کی تیسری بڑی وجہ **خُوش فہمی** ہے۔ اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہونے والے اَکْثَر لوگ بہانے خور ہوتے ہیں، وہ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اپنی سُستی و کاہِلی کے سامنے اِحْسَاسِ کمتری کی آڑ لگا دیتے ہیں، یعنی حقیقت

---

[1] ...حیاتِ مُحَدِّث اعظم، صفحہ: 33-34۔

میں یہ پُوری طرح محنت نہیں کر رہے ہوتے، جب محنت نہیں کرتے تو ظاہِر ہے انہیں کامیابی بھی نہیں ملتی، جب کامیابی نہیں ملتی تو اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں، اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار کئی لوگ یہ کہتے سُنائی دیتے ہیں: **جناب! میں نے بہت محنت کی مگر مجھے وہ مقام نہیں مِلا جس کا میں اَہْل تھا۔** ایسے لوگ جیسی **محنت** کرتے ہیں، اس کا اگر باریک نظر کے ساتھ جائِزہ لیا جائے تو پتا چلے گا کہ حقیقت میں یہ لوگ پُوری طرح محنت کرتے ہی نہیں ہیں، اسی لئے ناکام رِہ جاتے ہیں۔ بعض اسلامی بھائی مبلغین کو دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً فُلاں اسلامی بھائی بیان بہت جاندار کرتے ہیں، مجھے تو دَرس بھی دینا نہیں آتا۔ فُلاں اسلامی بھائی جہاں جاتے ہیں 12 دِینی کاموں کی دُھوم مچا دیتے ہیں، مجھ سے تو ایک دِینی کام بھی نہیں ہو پاتا۔ یُوں وہ اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ بھائی! آپ نے کبھی دَرْس و بیان کے لئے محنت کی ہے؟ تو شاید جواب نفی میں ملے گا۔ اگر پوچھ لیا جائے کہ آپ دِینی کاموں کو روزانہ کتنا وقت دیتے ہیں؟ تَو شاید اس کا جواب بھی تَسلّی بخش نہ مل سکے۔

غرض؛ اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہونے والے جو کچھ حاصِل کرنا چاہتے ہیں، حقیقت میں یہ اُس کے لئے پُوری طرح محنت نہیں کر رہے ہوتے اور چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اپنی سُستی و کاہِلی کو اِحْسَاسِ کمتری کے پردے میں چھپا دیتے ہیں۔

ہر کامیابی کے پیچھے محنت ہوتی ہے

یاد رکھئے! ہم جس شخص کی کامیابیوں کو دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں، اسے وہ کامیابیاں تھالی (**Plate**) میں رکھ کر تحفۃً پیش نہیں کی گئی تھیں، اُس نے محنت

کی ہے۔ جو آج کامیاب مبلغ ہے، وہ پہلے مبلغ نہیں تھا، اس نے بھی جب پہلی بار بیان کیا تھا تو اس کی بھی ٹانگیں کانپی ہوں گی، اسے بھی جھجھک ہوئی ہو گی مگر اُس نے محنت کی، مشقت اُٹھائی، لگاتار کوشش کرتا رہا، آخر اس کی محنتیں رنگ لائیں اور اللہ پاک نے اسے ماہِر مبلغ بنا دیا۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو ہمیں کامیاب نظر آرہا ہے، اس کی کامیابی کے پیچھے محنت و مشقت کی ایک پُوری داستان ہوتی ہے مگر ہم لوگ اُس کی محنتوں کو نہیں دیکھتے، صِرف اُس کی کامیابی کو دیکھ کر اِحْساسِ کمتری کا شِکار ہو جاتے ہیں۔

عالیشان بنگلہ خریدنے کی خواہش

ایک غریب شخص تھا، وہ کہیں سے گزر رہا تھا، اس کی نظر ایک عالی شان بنگلے پر پڑی، محل نُما خوب صُورت اور عالی شان گھر دیکھ کر اُس کا دِل للچایا، اس کے دِل میں شوق پیدا ہوا کہ کاش! کسی طرح میں بھی ایسا عالی شان گھر بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ اب اُس نے اُس عالی شان بنگلے پر دستک دِی۔ مُلازِم نے دروازہ کھولا۔ غریب شخص نے درخواست کی کہ میں اس بنگلے کے مالِک سے ملنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُسے بنگلے کے مالِک کے سامنے پیش کر دیا گیا۔ غریب شخص نے بنگلے کے مالِک سے پوچھا: جناب! میں بھی ایسا عالی شان گھر بنانا چاہتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا پڑے گا؟ بنگلے کے مالِک نے بڑی سادگی سے کہا: ٹافیوں کا ایک ڈِبّہ خریدو اور فُٹ پاتھ پر بیٹھ کر بیچنا شروع کر دو! غریب شخص یہ جواب سُن کر بڑا حیران ہوا کہ میں تو اس سے عالی شان بنگلہ خریدنے کا طریقہ پوچھ رہا ہوں اور یہ مجھے فُٹ پاتھ پر بیٹھنے کا مشورہ دے رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے حیرانی سے کہا: جناب! میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا...؟ بنگلے کے مالِک نے کہا: سادہ سی بات ہے، تُم میرے گھر جیسا گھر

خریدنا چاہتے ہو، میں نے بھی فُٹ پاتھ پر بیٹھ کر ٹافیاں بیچنے سے ابتدا کی تھی، تُم بھی وہیں سے ابتدا کرو! اللہ پاک نے مجھے محنتوں کا پھل عطا فرمایا، تجھے بھی ضرور عطا فرمائے گا۔

اے عاشقانِ رسول! غور فرمائیے! عالی شان بنگلے میں رہنے والے دُنیوی طَور پر کامیاب انسان کے پیچھے محنت و مشقت کی کتنی بڑی داستان تھی۔ اسی طرح ہم بھی جسے دیکھ کر اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار ہو رہے ہوتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ اِحْسَاسِ کمتری کا شِکار نہ ہوں بلکہ اُس کی طرح شوق و ذوق کے ساتھ، لگن کے ساتھ خُوب دِل لگا کر محنت کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ ڈاکٹر اِقْبال کہتا ہے:

یِہی آئینِ قُدْرت ہے، یِہی اُسْلُوبِ فطرت ہے | جو ہے راہِ عَمَل میں گامزن، محبوبِ فطرت ہے [1]

وضاحت: اِس دُنیا میں قُدْرت کا یہ قانُون ہے کہ وہ شخص فِطْرت کا پسندیدہ ہے، قُدْرت اُسی کو نوازتی ہے جو محنت کرتا ہے۔

انسان اور جانور میں ایک فرق

ہم ذرا غور کریں: انسانوں اور جانوروں میں ایک بڑا واضح فرق ہے۔ جانوروں نے جو بَننا ہوتا ہے، وہ بَن کر پیدا ہوتے ہیں مگر انسان نے جو بننا ہوتا ہے وہ بڑا ہو کر بنتا ہے۔ مثال کے طَور پر گھوڑا جب پیدا ہوتا ہے تو وہ گھوڑا ہی ہوتا ہے اور بڑا ہو کر بھی گھوڑا ہی رہتا ہے، کبھی آپ نے دیکھا کہ گھوڑا بڑا ہو کر ڈاکٹر یا انجینئر وغیرہ بَن گیا ہو؟ اس کے برخِلاف انسان کو دیکھیں تو انسان نے جو بننا ہوتا ہے، وہ اس دُنیا میں آنے کے بعد بڑا ہو کر بنتا ہے۔

صِرْف 2 رُتبے ہیں جو وَہْبی ہیں یعنی محنت سے حاصِل نہیں کئے جاسکتے: **(1):** ایک

---

1 ...کلامِ اقبال، بانگ درا، صفحہ: 97۔

نُبُوَّت **(2):** دوسرا وِلایت۔ یہ دونوں رُتبے اللہ پاک جسے عطا فرمائے، اسی کو مِل سکتے ہیں اور نُبُوَّت تَو ختم ہو چکی، ہمارے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

غرض؛ ان دو رُتبوں کے عِلاوہ سب رُتبے کسبی ہیں۔ انسان بڑا ہو کر جو بننا چاہے، بَن سکتا ہے، اس کے لئے صِرْف 3 چیزوں کی ضرورت ہے: **(1):** یقین **(2):** جذبہ اور **(3):** محنت۔

یقیں محکم، عَمَلِ پیہم، محبت فاتح عالَم | جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مَردوں کی شمشیریں[1]

وضاحت: یعنی پختہ یقین، مسلسل محنت اور سچا جذبہ، یہ 3 چیزیں زِندگی کی جنگ میں تلوار کا کام کرتی ہیں، جسے یہ 3 چیزیں حاصِل ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

عَلَّامہ تَفْتَازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کرم ہو گیا

عَلَّامہ سَعْدُ الدِّین مَسْعُود بن عُمر تَفْتَازانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے عالِم دِین ہیں، دَرْسِ نِظَامی (یعنی عالِم کورس) میں آپ کی لکھی ہوئی کئی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ عَلَّامہ تَفْتَازَانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ قاضِی شیرازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس پڑھا کرتے تھے اور کلاس میں سب سے زیادہ کند ذِہن سمجھے جاتے تھے۔ آپ کے ہم مکتب (Class Fallow) آپ کی کُند ذِہنی (کمزور یاد داشت) کی وجہ سے آپ کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اس کے باوُجُود عَلَّامہ تَفْتَازَانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمّت نہیں ہاری اور محنت کرتے ہی رہے، بڑی کوشش اور محنت کے ساتھ سبق یاد کرتے، پھر بھول جاتے، پھر یاد کرتے، یُوں آپ نے محنت جارِی رکھی۔ ایک مرتبہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سبق یاد کرنے میں مصرُوف تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور کہا: مَسْعُود!

[1] ...کلامِ اقبال، بانگِ درا، صفحہ: 454۔

اُٹھو! ہم سیر کرنے چلتے ہیں۔ عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے جواباً کہا: **مجھے سیر و تفریح کے لئے پیدا نہیں کیا گیا،** ویسے بھی اتنا پڑھنے کے باوُجود مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا، پھر میں سیر و تفریح میں وقت کیسے برباد کر سکتا ہوں؟ یہ سُن کر وہ اجنبی شخص چلا گیا، کچھ دیر بعد پھر وہی شخص آیا، اُس نے پھر آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو سیر و تفریح کے لئے چلنے کی دعوت دی، آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد تیسری بار وہی شخص آیا، اب کی بار اُس نے کہا: آپ کو اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرما رہے ہیں۔ بَس یہ سننا تھا کہ عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی اور آپ ننگے پاؤں ہی دیدارِ محبوب کے لئے دوڑ پڑے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شہر سے باہَر ایک درخت کے نیچے جَلوہ فرما تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ہمارے بار بار بُلانے پر آپ نہیں آئے؟ علامہ تفتازانی نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ یاد فرما رہے ہیں؟ آپ تو میری کُند ذِہنی کو جانتے ہیں، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی پاک بارگاہ میں شِفا کا طلب گار ہوں۔ عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی فریاد سُن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبی رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنا مُنہ کھولو! عَلّامہ تفتازانی نے مُنہ کھولا تو سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعاب مبارک آپ کے منہ میں ڈال دیا اور دُعا بھی فرمائی۔

دُوسرے دِن جب عَلّامہ تفتازانی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کلاس میں پہنچے تو آپ نے دورانِ سبق استاد صاحب سے کچھ علمی سُوالات کئے، آپ کے باریک اور علمی سُوالات سُن کر اُستاد صاحب قاضی شیرازی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے مَسْعُود! آج تم وہ نہیں ہو، جو کل تھے۔

بتاؤ! ماجرا کیا ہے؟ عَلَّامہ تفتازانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے استاد کو سارا واقعہ سُنایا تو استاد محترم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اشکبار ہو گئے۔[1]

مِرے تم خواب میں آؤ، مِرے گھر روشنی ہو گی | مری قسمت جگا جاؤ، عِنایت یہ بڑی ہو گی[2]

محنت کرنے والے خُوش بختوں پر بعض دفعہ ایسی کرم نوازیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو محنت کرنے والا بنائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کا خُلاصہ

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اِحساسِ کمتری نقصان دِہ مرض ہے جو ترقی اور کامیابی کی راہ میں رُکاوٹ بنتا ہے اور بعض دفعہ مایُوسی اور حَسَد جیسی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماریوں کا سبب بھی بَن جاتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ اللہ پاک کی رِضا پر راضِی رہیں، شُکر گزار بندے بنیں، اللہ پاک نے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اُن پر تَوَجُّہ رکھیں، اگر ہم اپنی مَحرُومیوں کو سوچنے بیٹھیں گے تو نقصان میں پڑ جائیں گے، ہمیشہ اللہ پاک کی دِی ہوئی نعمتوں کو سوچیں، اُن کا شکر ادا کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! نیکیاں بھی ملیں گی اللہ پاک نے چاہا تو نعمتوں میں اِضافہ ہی ہو گا، اس کے ساتھ ہم اپنی صلاحیتوں کو پہچانیں، زِندگی کا ایک واضِح مقصد بنائیں اور اللہ پاک پر بھروسہ رکھ کر پُوری محنت کریں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کامیابی نصیب ہو گی اور اِحساسِ کمتری سے نجات مل ہی جائے گی۔

خُدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی | نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، صفحہ: 119-121۔

[2] ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 391۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! باطنی بیماریوں سے پیچھا چھڑانے، نیک بننے اور فِکْرِ آخرت کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ۔

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مسجدوں میں، سکول و کالج اور مارکیٹوں وغیرہ میں لگنے والے مدارِسُ المدینہ میں اسلامی بھائیوں کو تجوید کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بنیادی ضروری اَحْکام و مَسَائل اور سنّتیں و آداب بھی سکھائی جاتی ہیں۔

فیشن پرست سُنتوں کا عامِل بن گیا

بلوچستان کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں بہت فیشن پرست تھا، چہرے پہ داڑھی تھی نہ سر پر عمامے شریف کا تاج، راہِ سنّت سے دور دُنیا کی محبت میں مسرور اپنی قیمتی زندگی کو بے عملی اور جہالت کے اندھیروں میں گزار رہا تھا۔ میری زندگی میں روشنی کی کرن اس طرح نمودار ہوئی کہ ایک دن دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا ذہن دیا، نماز عشاء کے بعد لگائے جانے

والے اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے ان کی نیکی کی دعوت کو قبول کرلیا اور اسلامی بھائیوں کے مدرسۃ المدینہ میں شرکت کرنے لگا، الحمدللہ! اس کی برکت سے میں نے تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھ لیا اور فیشن پرستی چھوڑ کر سنّتوں کا عامل بن گیا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے | تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ؛ سلام بات چیت سے پہلے ہے۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمان سے مُلاقات کرتے وقت سلام کرنا سنت ہے۔ ❀ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزت و آبرو سب

---

(1) ... مشکوٰۃ، کتاب: الِایمان، باب: الِاعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

(2) ... ترمذی، کتاب: الاستئذان، باب: ماجاء فی السلام قبل الکلام، صفحہ: 635، حدیث: 2699۔

کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو کسی کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ پاک کا مقرب بندہ ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بَری ہے جیسا کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بَری ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں ❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی ❀ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جا سکتی ہیں ❀ بعض لوگ سلام کے ساتھ جَنَّتُ الْمَقَام اور دوزخُ الْحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لغت کے اعتبار سے بھی غلط ہے بلکہ بعض مَن چلے تو معاذ اللہ مذاقاً یہاں تک بَک دیتے ہیں **آپ کے بچے ہمارے غلام**۔ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَۃُ اللہ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَاتُہٗ شامل کرنا ہے اور اس پر زیادت (یعنی اضافہ) نہیں۔ سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہ کہے اور اگر سلام کرنے والے نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اور سلام کرنے والے نے وَبَرَکَاتُہٗ تک کہا تو جواب دینا والا بھی اتنا ہی کہے اس سے زیادت (یعنی اضافہ) نہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے ❀ سلام

اور جوابِ سلام کا درست تَلَفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلَا۔ مُ۔ عَلَیْ۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اس کو دوہرائیے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔ عَ۔ لَیْ۔ کُمُسْ۔ سَلَام)۔[1]

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو | سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

---

[1] ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 30-32۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

(3) رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاة، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلَاة، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(4)

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ:277۔
2 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ:149۔
3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ:125۔
4 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 …مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

2 …تارِیخِ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔